بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۴ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ۲۷ احسان ۱۳۵۱ ہش ۲۷ جون ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۴۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک رات اسلام آباد میں قیام فرمانے کے بعد بخیریت ایبٹ آباد تشریف لے گئے ہیں۔
حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ
احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۶ احسان۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہے۔
احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔

فجی سے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ بخیریت فجی پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ
(نائب وکیل التبشیر)

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم (مہاشہ) ملک فضل حسین صاحب گذشتہ چند دنوں سے بہت بیمار ہیں انہیں بغرض علاج لاہور لے جایا جا رہا ہے۔
احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامل صحت عطا فرمائے۔

محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اول محترمہ سارہ بیگم صاحبہ (جنہیں صحابیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے) لاہور میں شدید بیمار ہیں۔
احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

ربوہ ۲۶ احسان۔ کئی دنوں کی شدید گرمی کے بعد آج صبح یہاں پر کچھ بارش ہوئی۔ جس کی وجہ سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے مطلع ابھی تک ابر آلود ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی روحانی کمزوریوں کو دور کرنے کیلئے ہر طرح کی کوشش کرتے رہو

مجاہدہ کے جس قدر طریق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ

"ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہیئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔ اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنے بوجھ کو خود اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ دیکھو ..... ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے اب کر لو۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا میں شامل ہو جاؤ۔ جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا، دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفاء حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو۔ صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجا لاؤ۔ صدقہ خیرات کرو۔ جنگلوں میں جا کر دعائیں کرو۔ سفر کی ضرورت ہو تو وہ بھی کرو۔ بعض آدمی پیسے لے کر بچوں کو دیتے پھرتے ہیں کہ شاید اسی طرح کشوف باطن ہو جائے۔ جب باطن پر قفل ہو جائے تو پھر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ تدبیر کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹)

اپنی زندگیوں کو خلافت کے استحکام کیلئے وقف رکھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔
"قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک سچی خلافت رہے سچا دین بھی جماعت میں قائم رہتا ہے۔ اور سچے دین کا قائم رکھنا اور اسلام کو دنیا میں غالب کرنا یہ ہر سچے مومن کا فرض ہے۔ پس اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے لئے اور دین کے استحکام کے لئے اور دین کی درستی اور اصلاح کیلئے میں آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ ہمیشہ اپنی زندگیوں کو خلافت احمدیہ کے استحکام اور قیام کے لئے خرچ کریں اور اس کام کیلئے اگر جان کی بازی بھی لگانی پڑے تو اس سے دریغ نہ کریں کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قرآن کریم کے قول کے مطابق اسلام کو مستحکم بنا سکتا ہے اور دین کی اشاعت اطراف عالم میں کر سکتا ہے اور آپ لوگوں نے جو احمدیت قبول کی ہے تو اسی لئے کی ہے کہ اسلام کو دنیا میں مستحکم کریں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور خدائے واحد کی حکومت کو دنیا میں قائم کریں۔"
(الفضل یکم جون ۱۹۵۸ء صفحہ ۳)

(مسعود احمد دہلوی پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷؍ احسان ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کو فلاح کب نصیب ہوتی ہے؟

ایمان اور اعمال صالحہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایمان اُس وقت متحقق ہوتا ہے جب اس کے نتیجہ میں انسان فطری تقاضہ کے رنگ میں اعمال صالحہ بجالاتا ہے۔ ایسا ایمان جس کے نتیجہ میں اعمال صالحہ بجالانے کا جوش پیدا نہ ہو اور انسان ان کی بجاآوری سے محروم رہے اپنے اصلی معنوں کی رُو سے ایمان کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

”فلاح وہ شخص پاوے گا جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کرلے اور گناہ اور معاصی کے ارتکاب کا کبھی بھی اس میں دورہ نہ ہو اور ترکِ شر اور کسبِ خیر کے دونوں مراتب پورے طور سے یہ شخص طے کرلے تب جاکر کہیں اسے فلاح نصیب ہوتی ہے۔ ایمان کوئی آسان سی بات نہیں ہے۔ جب تک انسان مر ہی نہ جاوے تب تک کہاں ہوسکتا ہے کہ سچا ایمان حاصل ہو“

(ملفوظات جلد دہم ص ۲۷۶)

اس سے ظاہر ہے کہ ترکِ شر اور کسبِ خیر کے بغیر ایمان کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا ایمان جو زبانی اقرار تک محدود ہو اور عمل سے اس کی تصدیق ظہور میں نہ آئے محض بیکار ہے۔ کارآمد اور نتیجہ خیز ایمان جو انسان کو اجر و ثواب اور بڑے بڑے انعامات کا مستحق بناتا ہے وہی ایمان ہوتا ہے جو اعمالِ صالحہ پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایمان کی دو بڑی نشانیاں بیان فرمائی ہیں ایک یہ کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو گناہ کا ارتکاب گویا آگ میں پڑنا نظر آئے دوسرے یہ کہ وہ انشراحِ صدر سے نیکی کرنے پر قادر ہو جاوے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ایمان کی ان دو بڑی نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”دیکھو ایمان کی دو ہی نشانیاں ہیں۔ اوّل درجہ یہ ہے کہ گناہ کو انسان چھوڑ دے اور ایسی حالت اس کو میسر آجاوے کہ گناہ کرنا گویا آگ میں پڑنا ہے یا کسی کالے سانپ کے منہ میں انگلی دینا ہے یا کوئی خطرناک زہر کا پیالہ پینے کے برابر ہے۔ پھر یاد رکھو کہ صرف ترکِ شر ہی نیکی نہیں ہے نیکی اس میں ہے کہ ترکِ شر کے ساتھ ہی کسبِ خیر بھی ہو۔ ترکِ گناہ میں جب انسان اس درجہ تک ترقی کر جاوے تو پھر چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے موافق سُنّتِ رسول پر بڑی سرگرمی سے نیک اعمال کو بجالاوے اور کوئی روک اس کی طبیعت میں پیدا نہ ہو اور انشراحِ صدر سے نیکی کرنے پر قادر ہو جاوے“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۶)

سو گویا ترکِ شر اور کسبِ خیر کے اوصاف سے جب تک انسان متصف نہ ہو اُس وقت تک ایمان متحقق نہیں ہوتا۔ اور یہ کوئی آسان امر نہیں ہے۔ اس کے لئے اپنے اوپر انسان کو ایک موت وارد کرنا پڑتی ہے۔ جب انسان یہ موت قبول کرلیتا ہے تو پھر اسے ایک نئی زندگی خدا تعالیٰ کی جناب سے عطا کی جاتی ہے۔ یہی زندگی یا حیاتِ ابدی ہی فلاح کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔ جب ایک ایمان کا دعویدار ترکِ شر اور کسبِ خیر دونوں مراتب پورے طور پر طے کرلیتا ہے تو پھر وہ حقیقی معنوں میں مومن کہلانے کا مستحق بنتا ہے۔ ایسا انسان پورے عزم اور تعہد کے ساتھ ترکِ شر یعنی گناہوں سے اجتناب میں طاق ہونے کے بعد کسبِ خیر میں ترقی کے مدارج طے کرتا ہوا اُس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ انشراحِ صدر سے نیکی کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے قریب بھی نہ پھٹکنا اور باریک در باریک نیکیاں بجالانے کے لئے مستعد رہنا اس کی فطرت کے ایک لازمی خاصّہ کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ غرض جہاں کہیں بھی اور جس حال میں بھی ہو دارالامان میں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اسے سکینت حاصل ہو جاتی ہے۔ ہر لمحہ اور ہر گھڑی لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کی آواز اس کے کان میں آرہی ہوتی ہے اور يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ کی بشارت اسے شاد کام و فائز المرام کر رہی ہوتی ہے۔ اس مرتبہ اور مقام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فلاح کے نام سے موسوم کیا ہے اور یہ مرتبہ اور مقام اُس وقت ایک مومن کو حاصل ہوتا ہے جب وہ ایمان لانے کے زبانی اقرار کے بعد ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ رہتا بلکہ ترکِ شر اور کسبِ خیر میں کمال حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ فلاح کا گوہرِ مقصود اسے مل جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ محض زبانی اقرار کا نام ایمان نہیں ہے بلکہ اس کے لئے تصدیق بالقلب اور تصدیق بالعمل ضروری ہے مراد یہ کہ انسان اعمالِ صالحہ کی بجاآوری میں پکا ہو۔ ہرچند کہ ایمان کے لفظ میں اعمالِ صالحہ کی بجاآوری از خود شامل ہے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بار بار اور بہ تکرار ایمان اور اعمالِ صالحہ کا ایک ساتھ ذکر کرکے ہر قسم کے اجر و ثواب، انعام و اکرام اور مرتبہ و مقام کو ان دونوں کے ساتھ مشروط کیا ہے اور ان دونوں کے لازم و ملزوم ہونے کو قرآنِ مجید میں ایک بڑی ہی لطیف تمثیل کے ذریعہ واضح کیا ہے۔ اس نہایت ہی لطیف اور پُر معارف تمثیل پر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر کی روشنی میں انشاء اللہ العزیز آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔

ذرّہ بھر تکبّر اور اس کی ہلاکت آفرینی

روحانیت کا سب سے بڑا دشمن تکبّر ہے۔ تکبّر ہی کے نتیجہ میں انسان کے اعمال حبط ہو کر اسے اسفل السافلین میں شامل کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ذرّہ بھر تکبّر بھی انسان کو روحانی لحاظ سے ہلاک کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ پھر جو شخص سر سے پاؤں تک تکبّر میں غرق ہو اس کے ہلاک شدہ ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ۔ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ

(مسلم کتاب الایمان باب تحریم الکبر و بیانہ)

جس کے دل میں ذرّہ بھر بھی تکبّر ہوگا اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں نہیں داخل ہونے دیگا۔ ایک شخص نے عرض کیا انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، جُوتی اچھی ہو اور وہ خوبصورت لگے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ تکبّر نہیں نیز مزید فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبّر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے لوگوں کو ذلیل سمجھے اور اُن سے بُری طرح پیش آوے۔

جب ذرّہ بھر تکبّر انسان کو اس قابل نہیں رہنے دیتا کہ وہ جنّت میں داخل ہوسکے تو پھر ایک متکبّر اور سرکش انسان جو حق بات کو حقارت سے ٹھکرا دینے کا عادی ہو، اللہ تعالیٰ کے غریب اور مسکین بندوں کو ذلیل سمجھے اور اُن سے بُری طرح پیش آئے اس کا انجام بجز ہلاکت کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ایک مومن کے واسطے ہر وقت ڈرتے رہنے کا مقام ہے۔ کیونکہ اگر ذرّہ بھر تکبّر بھی اس کے دل میں راہ پا گیا تو پھر راہِ حق میں اس کی سب جدوجہد رائیگاں جانے کا امکان ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ ہر وقت اپنے اعمال و کردار کا محاسبہ کرتا رہے اور دیکھتا رہے کہ تکبّر کا کوئی شائبہ بھی اُس میں راہ نہ پاسکے۔ اگر تکبّر کا ایک ذرّہ بھی اس میں راہ پاتا ہے تو اُسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ خطرہ میں ہے۔ اُسے پوری طرح چوکس اور بیدار ہو کر اس خطرہ کو دُور کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھنی چاہیئے ورنہ اس کی ہلاکت یقینی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی ایک عظیم دولت ہے

(مکرم ملک محمد سلیم صاحب شاہد بی اے مربی سلسلہ احمدیہ نعیم ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

اللہ تعالےٰ نے دینِ اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دینے والے گروہ کی ضرورت پہ زور دیتے ہوئے فرماتا ہے

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران ۱۰۵)

اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں جو نوجوان زندگی وقف کر کے جاتا ہے مرکز اس کو زیورِ علم سے آراستہ کرتا ہے وہ علوم قرآنی و معارف ربانی سے اپنی جھولیاں بھرتا ہے اور وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا (بقرہ ۲۷۰) کے قرآنی ارشاد کے مطابق ایک بہت بڑے مالی اور عظیم روحانی خزانے کا وارث ہوتا ہے جو دو نوجوانوں میں انسان کا حقیقی سرمایہ اور مستقل دولت ہے۔ میٹرک ایف اے یا بی اے پاس کرنے کے بعد اس نوجوان کے دوسرے ساتھی دنیوی تعلیم حاصل کر کے ڈاکٹر یا پروفیسر بنتے ہیں، وکیل بنتے ہیں اور عام انسانوں کی وکالت کرتے ہیں جن انسانوں میں چور، ڈاکو اور قاتل بھی ہوتے ہیں مگر ہمارا یہ واقفِ زندگی نوجوان جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد دنیا کی عدالت میں تبلیغِ اسلام کے سلسلہ میں خدا اور اس کے رسول ؐ اور قرآن و حدیث کی وکالت کرتا ہے اس کے دوسرے ساتھی سکول و کالج کے بچوں کو پڑھاتے ہیں مگر یہ دنیا کے بادشاہوں استادوں اور ساری دُنیا کی قوموں کو پڑھاتا ہے اور جسم کا علاج کرنے کی بجائے قوموں کے قلب و نظر کا علاج کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح پاک ؑ کی برکت اور تعلیم سے ان قوموں کی روحوں کو بھی ہلاکت سے بچانے کا سامان کرتا ہے۔

وقفِ زندگی انبیاء اور اولیاء کی سنت ہے حضرت مریم کی والدہ نے ان کی زندگی ان کی پیدائش سے قبل ہی خدا تعالےٰ کی راہ میں وقف کر دی تھی۔ مگر کیا حضرت مریم اس وقف کی وجہ سے گھاٹے میں رہیں۔ آج حضرت مریم اور ابن مریم کو جو مقام دُنیا میں حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں نبی کی ماں ہونے کا شرف اس خاتون کو ملا جس کی زندگی خدا تعالےٰ کی راہ میں وقف کر دی گئی تھی مگر آج حضرت مریم کے زمانہ کی لاکھوں ہزاروں مالدار اور مشہور و معروف خواتین میں سے ایک خاتون کا نام بھی کوئی نہیں جانتا۔

واقفِ زندگی کو کبھی خدا تنہا نہیں چھوڑتا نہ اسے رزق کی تنگی ہوتی ہے خدا تعالےٰ خود غیب سے اسے ہر قسم کا رزق دیتا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت مریم کے متعلق آتا ہے کہ خدا تعالےٰ خود غیب سے اُن کے لئے رزق کا انتظام کرتا تھا۔ لیکن میں کہتا ہوں اگر اس عارضی زندگی میں رزق عزت یا آرام کو ظاہری طور پر اپنے پیارے محسن، خالق، رب، رحمٰن خدا کے لئے چھوڑنا پڑے تو اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے کسان اپنی پانی کی باری پہ اور زمین کے ایک ٹکڑے پر، آوارہ مزاج نوجوان ایک بیہودہ عورت کے لئے اپنی جان دے سکتے ہیں تو ہم اپنے آسمانی آقا کے لئے خواہش کریں گے کہ اگر ہماری ایک جان کی بجائے ایک ہزار جان ہوتی تو ہم یہ سب اس یارِ ازلی پر قربان کر دیتے اور کہتے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ صرف ان بچوں کو وقف کریں جو ذہین، محنتی، دیندار اور صالح ہوں اور انکساری اور عاجزی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ عمدہ اور محبوب چیز کی قربانی کو اصل نیکی قرار دیتا ہے۔ فرماتا ہے:-

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران ۹۳)

تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو۔

اسلام کا مبلغ اور خلافتِ احمدیہ کا ادنیٰ خادم ہونا بہت بڑا اعزاز ہے۔ ابھی وقت ہے ورنہ جامعہ احمدیہ کا معیار تیزی سے بلند ہو رہا ہے پہلے چار جماعت پاس بھی داخل ہو جاتے تھے اب میٹرک سے کم داخل نہیں ہو سکتے بلکہ عملاً بی اے اور ایم اے طلباء جو اعلیٰ خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے بعض اپنے خرچ پر تعلیم حاصل کرتے ہیں بعض ان میں پنجاب یونیورسٹی کے طلائی تمغہ یافتہ بھی ہوتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد مبارک اور زمانۂ فتوحات اسلام و احمدیت میں جامعہ بہت ترقی کر گیا ہے۔ اگر جامعہ احمدیہ اسی طرح ترقی کرتا گیا (اور میرا ایمان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے اثرات اور ظاہری علامات و قرائن بتا رہے ہیں کہ یہ ادارہ تھوڑے عرصہ میں دنیا کی بے مثال اور مشہور درسگاہ بن جائے گا) تو میں ڈرتا ہوں شاید چند سالوں کے بعد آپ اپنے بچے کو جامعہ داخل کرانا چاہیں گے مگر ڈاکٹری اور انجنیرنگ کے کالجوں کی طرح قابل طلباء کی کثرت اور سیٹوں کی قلت کے باعث آپ داخلہ نہ ملنے پر کفِ افسوس مل رہے ہوں گے۔

احباب انگریزی اور فلسفہ کی تعلیم پر ہزاروں روپے اولاد کے لئے خرچ کر سکتے ہیں تو قرآنی علوم بچوں کو سکھانے کے لئے کسی انعام کی خواہش آج شاید آپ کو عجیب معلوم نہ ہوتی ہو مگر چند سال تک مضحکہ خیز معلوم ہوگی۔ صاحب استطاعت احباب اپنے خرچ پر اپنے بچوں کو جامعہ میں پڑھاتے ہیں اگر

مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا

صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے قرآنی علوم ہی حقیقی سونا اور ہیرے جواہرات ہیں تو ہمیں کوڑیوں اور سنگریزوں سے اُنکی محبت نہیں کرنی چاہیئے اور دنیوی علوم پر روپیہ پانی کی طرح بہانے والے وقت قرآنی علوم کے لئے بھی مالی اور جانی قربانی پیش کرنی چاہیئے۔

آخری اور اہم بات یہ ہے کہ وقفِ زندگی کرنے والے طلباء کو جامعہ میں آنے سے قبل استخارہ ضرور کرنا چاہیئے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ جن طلباء کو خدا تعالےٰ نے خود جامعہ کیلئے کسی رؤیا وغیرہ کے ذریعہ اجازت دی وہ بہت کامیاب رہے ان کی علمی کمزوری کو خدا تعالےٰ نے خود دُور فرمایا اور ان کی تحریر و تقریر میں آپ ہی برکت رکھدی۔ وقفِ زندگی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں خواہ جسمانی ہو یا عقلی، سب اس میں داخل ہے جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اسی کے ماتحت آتا ہے مال سے دیتا ہے وہ بھی داخل ہے طبیب ہے وہ بھی داخل ہے مگر بموجب منشاء هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور وہ وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالےٰ کے لئے وقف کر دے اور یہ ٹھیک وقف کہلاتا ہے" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۱۹)

بے قیاس نفع کا سودا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ (وقف) خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر اُن کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اس لِلّٰہی وقف کا اجر اُن کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی کی بخشنے والا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۹۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا خدائی برکات کا آئینہ دار نہایت درجہ کامیاب تربیتی اجتماع

اجتماع میں ضلع بھر کی ۲۶ مجالس کے ڈیڑھ صد سے زائد نمائندوں اور دیگر احباب کی شرکت

اہم تربیتی موضوعات پر ایمان افروز تقاریر، حفظِ قرآن مجید، دینی معلومات اور تقریروں کے دلچسپ مقابلے

(۲)

دوسرے اجلاس کی مختصر روداد

کھانے اور نمازوں کی ادائیگی سے فارغ ہونے کے بعد اجتماع کا دوسرا اجلاس دو بجے بعد دوپہر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نائب قائد اصلاح و ارشاد مجلس مرکزیہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم بابو اقبال احمد صاحب نے کی

تلقین عمل کا پروگرام

تلقین عمل کے پروگرام کے تحت علی الترتیب مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد، مکرم بابو احمد دین صاحب مہتمم عمومی اور مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نزگرٹی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ انہوں نے غلبۂ اسلام کے ضمن میں احباب پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں نیز بعض تبلیغی اور تربیتی امور سے متعلق ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی

قبولیت دعا کے ذاتی تجربات

اس کے بعد بعض مختصر تقاریر کا نہایت دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام ہوا۔ اس پروگرام کے تحت حاضرین میں سے پانچ احباب نے باری باری قبولیت دعا کے ذاتی واقعات سنائے۔ ان احباب میں مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ہاگووا وزیر آباد، مکرم غلام نبی صاحب قیام پور، مکرم سلطان احمد صاحب مجاہد چک چھٹہ، مکرم ملک محمد دین صاحب نزگرٹی اور مکرم محمد سعید صاحب فیروزوالہ (؟) شامل تھے۔ یہ سب واقعات منہ بولتا ثبوت تھے۔ اسلام کی اس ابدی صداقت کا کہ اسلام کا پیش کردہ واحد و یگانہ قادر و توانا، قدیر و مقتدر خدا مجیب خدا ہے وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا انہیں قبول فرماتا اور ان کی قبولیت کی بشارتوں سے نوازتا ہے۔ احباب نے یہ سب واقعات خاص توجہ انہماک اور دلچسپی کے ساتھ سنے اور یہ ان کے لئے بہت ازدیاد ایمان و ایقان کا موجب ہوئے۔

برکات خلافت۔ بعد ازاں صاحب صدر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے "برکات خلافت" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف کی رو سے واضح فرمایا کہ مومنوں کے لئے پیدا ہونے والی خوف کی حالت خلافت کے ذریعہ امن میں تبدیل کی جاتی ہے اور تمکنت دین کے غیر معمولی سامان منصۂ شہود پر آتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں آپ نے خلافت احمدیہ کے ذریعہ رونما ہونے والی تمکنت دین پر روشنی ڈالی اور بالخصوص "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت مغربی افریقہ میں جو شاندار انقلاب رونما ہو رہا ہے اور جس کے نتیجہ میں وہاں دین کو روز افزوں تمکنت نصیب ہو رہی ہے آپ نے اس کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کر کے برکات خلافت کو بہت عمدہ پیرایہ میں واضح فرمایا۔

میں احمدی کیوں ہوا؟

اس مبسوط تقریر کے بعد مختصر تقاریر کا ایک نہایت دلچسپ اور ایمان افروز سلسلہ شروع ہوا اس میں تین احباب نے باری باری حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کیوں احمدی ہوئے اور انہیں قبول حق کی سعادت کیسے میسر آئی۔ ان میں علی الترتیب مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ مقیم نزگرٹی، مکرم عبدالرحمٰن صاحب صابر گوجرانوالہ شہر اور مکرم طالب علی صاحب بقا پور شامل تھے۔ ان ہرسہ احباب نے قبول حق کی ایسی ایمان افروز داستانیں بیان کیں کہ احباب سن کر فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے۔ ہر ایک کے ساتھ جو واقعہ گذرا وہ اس امر کا آئینہ دار تھا کہ وہ اندھیروں میں بھٹک رہے تھے کہ یکا یک غیبی ہاتھ اٹھا کر انہیں اجالے میں لے آیا۔ خصوصاً مکرم عبدالرحمٰن صاحب صابر کا انداز بیان اس قدر پُر زور و پُر اثر تھا اور اس پر وہ داستان ایسی ایمان افروز تھی کہ سامعین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔

خلافت ثالثہ کی تحریکات

آخر میں مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل نے خلافتِ ثالثہ کی تحریکات کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے خلافت ثالثہ کے نئے مبارک و مقدس دور کی اہمیت واضح کر کے ثابت کیا کہ خدائی پیشگوئیوں کے بموجب یہ دور بحمد اللہ تعالیٰ غیر معمولی کامیابیوں کامرانیوں اور فتوحات کا دور ہے۔ اس تمہید کے بعد انہوں نے واضح کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز من جانب اللہ خلافت احمدیہ کی مسند جلیلہ پر متمکن ہونے کے بعد سے جماعت کے سامنے جو تحریکات پیش فرماتے چلے آرہے ہیں وہ اس دور کے اُن مخصوص اعمال صالحہ کی حیثیت رکھتی ہیں جن کے ساتھ اسلام کو ملنے والی غیر معمولی فتوحات کا منصۂ شہود پر آنا وابستہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گذشتہ ایک عشرہ میں حضور ایدہ اللہ جماعت کے سامنے ایک درجن سے زیادہ تحریکات جاری فرما چکے ہیں اور پھر سلسلہ وار ان تحریکات کو گنوانے کے بعد انہوں نے ان میں سے علی الخصوص (۱) حسین اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی تحریک (۲) تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ مقاصد اور ان کی تکمیل سے متعلق تربیت کے خصوصی پروگرام کی تحریک (۳) فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک نیز (۴) نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام اور نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کی تحریک پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کی کسی قدر تفصیل بیان کی۔ علی الخصوص انہوں نے جب "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں چودہ احمدیہ ہسپتالوں اور دس نئے ہائر سیکنڈری سکولوں کے قیام کی ایمان افروز تفاصیل بیان کیں اور ان کے نتیجہ میں اسلام کو حاصل ہونے والی سربلندی کا ذکر کیا تو سامعین فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے احباب نے اس تقریر کو جو [illegible] ہی گہری توجہ انہماک اور خاص اشتیاق کے عالم میں سنا۔

سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام

بعدہ سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام ہوا۔ حاضرین نے باری باری بعض دینی اور علمی سوالات دریافت کئے مکرم مولانا سید احمد علی صاحب نے ان کے بہت تفصیلی جواب دئے۔ یہ پروگرام بھی احباب کیلئے ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔

تقسیم انعامات

اس کے بعد صاحب صدر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے مقابلہ جات میں اوّل اور دوم آنے والے احباب میں انعامات تقسیم فرمائے اس موقع پر حسن کارکردگی کا خصوصی انعام مکرم جناب بابو احمد دین صاحب مہتمم عمومی کے حصہ میں آیا

مسحور کن نظمیں

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اجتماع میں مکرم حافظ محمد رفیق صاحب نے وقفہ وقفہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسحور کن منظوم کلام پُرشوکت آواز میں خوش الحانی سے پڑھ کر اجتماع کی روحانی فضا کو دوبالا کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔ بالخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضور علیہ السلام کے عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" کے بعض اشعار نیز اردو نظم سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

انہوں نے اس جذبہ و جوش سے پڑھی کہ سامعین جھوم اٹھے اور اس دوران میں زیر لب درود شریف کا ورد کرتے رہے

اجتماعی دعا اور اجتماع کا اختتام

تقسیم انعامات کے بعد مکرم محمد سعید احمد صاحب ناظم مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ نے جملہ مہمانوں، اجتماع میں شریک احباب اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا اور احباب کو اجتماع میں کی جانے والی تقاریر کی روشنی میں ان کے اہم فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں زعیم صاحب کی درخواست پر مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح اجتماع جو صبح ۹ بجے شروع ہوا تھا کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر ۵ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ اور احباب ایک دوسرے کے ساتھ باہم معانقہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے اپنے مقامات کو واپس لوٹے۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴

اجتماع کے بعض مختصر کوائف

اجتماع میں شرکت کرنے والی مجالس اور شریک ہونے والے انصار کی تعداد کے لحاظ سے بھی بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہا۔ اس میں ضلع بھر کی ۲۶ مجالس کے ۱۵۶ انصار شریک ہوئے۔ ان میں سے ۳۶ انصار گوجرانوالہ شہر کی مقامی مجلس کے تھے۔ ضلع کے دیگر مقامات سے تشریف لانے والے انصار کی تعداد ۱۲۰ رہی جو شدید گرمی اور فصل کی برداشت کے پیش نظر خاصی تسلی بخش ہے۔ مقامی خدام اور مستورات کو شامل کر کے کل حاضری دو صد کے لگ بھگ رہی۔

ضلع کی جن مجالس کے انصار شریک ہوئے ان میں گوجرانوالہ شہر، تلونڈی موسیٰ خان، تلونڈی راہوالی، علی پور چٹھہ، قسیام پور دوکال، فیروز والا، ترگڑی، چک پٹھان، موطرہ کے، تلونڈی کھجوروالی، وزیرآباد، بھاگا پور، نوشہرہ ورکاں، مانگٹ اونچے، حافظ آباد، دولووالی، منڈیالہ وڑائچ، درویش کے، پیر کوٹ، ونجوکی، گکھڑ، چک چٹھہ، قلعہ سنگھ والی، گھرو والی، سادھوکی اور بہڈ خالصی کی مجالس شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ربوہ، لاہور، سیالکوٹ اور چنیوٹ کے بعض انصار بھی اپنے طور پر گوجرانوالہ آکر اجتماع میں شریک ہوئے۔

اجتماع کے انتظامات کو پایۂ تکمیل کو پہنچانے اور اسے کامیاب بنانے میں یوں تو بہت سے احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن جن انصار نے مکرم محمد سعید احمد صاحب زعیم مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ خصوصی تعاون فرمایا ان میں مکرم بابو احمد دین صاحب مہتمم عمومی (منتظم جلسہ گاہ و تقسیم انعامات) مکرم بابو اقبال احمد صاحب صاحب (منتظم عمومی نگرانی) مکرم میر محمد اکبر صاحب (منتظم خوراک) مکرم میر محمد اسلم صاحب (منتظم استقبال)، مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب ایڈووکیٹ (منتظم مقابلہ جات) مکرم خواجہ عبداللطیف صاحب (معاون خوراک) اور محمد حنیف صاحب شمس (منتظم خوراک گرانی) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور دیگر انصار کو جنہوں نے اجتماع کے انتظامات میں بڑی خوشدلی سے حصہ لیا۔ اور اپنے اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کیا جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کے اخلاص اور جذبۂ ایثار میں برکت ڈالے آمین۔

خدام کے سالانہ مرکزی امتحانات

امسال خدام کے مرکزی سالانہ امتحانات انشاء اللہ العزیز ۱۳ اگست کو منعقد ہوں گے۔ قائدین کرام! مطلع رہیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر بذریعہ الفضل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۸۴۷

میں ہدایت خان ولد فوجدار خان صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمیندارہ عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن کوٹ دیالداس ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ ۱۰ ایکڑ زرعی زمین واقع چک ۲ تحصیل ننکانہ صاحب قیمت اندازاً ۳۲۰۰۰ روپے

۲۔ دو بھینس شیردار " " ۱۲۰۰/- "

میرے ذمہ اس وقت مبلغ پندرہ سو روپے قرض ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: ہدایت خان ولد فوجدار خان صاحب ساکن کوٹ دیالداس تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد: مولوی بشارت احمد معلم وقف جدید کوٹ دیالداس تحصیل ننکانہ صاحب

گواہ شد: چوہدری رفیق احمد۔ صدر جماعت احمدیہ کوٹ دیالداس تحصیل ننکانہ صاحب

مسل نمبر ۲۰۸۴۸

میں لطیف احمد ولد محمد علی حنفی صاحب قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ٹیکسلا ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۳۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: لطیف احمد ولد علی محمد حنفی مکان ۴۳ منورہ کوٹھی گلبرگ لاہور حال ٹیکسلا ۲۳۸۰۷ لطیف احمد

گواہ شد: چوہدری شریف احمد صدر جماعت احمدیہ

گواہ شد: چوہدری رشید احمد صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا

مسل نمبر ۲۰۸۴۹

میں علی حیدر ولد میاں محمد رمضان صاحب قوم ارائیں پیشہ وقف زندگی عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی حال ساکن مہدی پورہ ڈاکخانہ کالا سوالا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۳۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: علی حیدر اپنی معرفت عبداللطیف المبشرین ربوہ

گواہ شد: مبارک احمد نجیب شاہد " "

گواہ شد: محمود احمد شاہد " "

مسل نمبر ۲۰۸۵۰

میں منور احمد ولد مولوی عبدالرزاق صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۳/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: منور احمد ولد مولوی عبدالرزاق صاحب

گواہ شد: حکیم عبدالرحمٰن معلم اصلاح و ارشاد ۔ آبہ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: محمد احمد ضیاء قائد مجلس سرگودھا چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۰۸۵۱

میں رحمت خان ولد محمد خان صاحب قوم ڈھڈ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن لطیف نگر فارم ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:

۱۔ ایک ایکڑ زرعی زمین قیمت ۲۰۰۰/- روپے

۲۔ ایک عدد ساہیوال بھینس " ۸۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: رحمت خان بقلم خود

گواہ شد: محمد صادق موصی ۱۸۲۹ اسیر مال صدر حال لطیف نگر فارم ضلع تھرپارکر

گواہ شد: فضل احمد صدر جماعت احمدیہ " "

(باقی)

درخواست دعا

جماعت کی متعدد بچیاں اور بچے الف اے الف ایس سی کے امتحانات دے رہے ہیں۔ درخواست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اعلیٰ نمبروں پر کامیاب کرے اور ان کی کامیابی کو ملک و قوم کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین۔

۲۔ میری بھاوجہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم مکرم بابو نذیر احمد صاحب حلقہ مسجد مبارک سیالکوٹ سیڑھیوں سے گر جانے کی وجہ سے کندھوں اور ٹانگوں پر چوٹیں آئی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(صوفی عبداللہ ایجنٹ الفضل سانگلہ ہل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر درس القرآن کلاس کا نصاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۵ جولائی سے ۱۵ اگست تک ہوگی۔ پہلا ہفتہ یعنی ۱۵ جولائی تا ۲۱ جولائی اضلاع میں مقامی طور پر زیر اہتمام محترم امراء تدریسی پروگرام ہوگا۔ کلاس کا مکمل نصاب حسب ذیل ہوگا:۔

۱۔ مقامی ہفتہ کا نصاب

۱۔ سیپارہ عم کی آخری آٹھ سورتوں کا حفظ اور ۲۶ ویں پارہ کے پہلے دو رکوع کا ترجمہ

۲۔ آداب مجلس۔ آداب مساجد اور نماز روزہ کے متعلق ضروری فقہی مسائل سکھانا۔

۳۔ سات قرآنی دعائیں مع ترجمہ یاد کرنا۔

۴۔ چالیس جواہر پارے میں سے پہلی دس احادیث کا ترجمہ و تشریح۔

۵۔ رسالہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے پڑھانا

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل عناوین پر طلباء کو لیکچر دیئے جائیں گے:۔

پابندی نظام۔ مرکز کی برکات سے زیادہ سے زیادہ کیونکر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے اور عبادت کیونکر کی جائے۔

۲۔ ربوہ میں تین ہفتوں کا نصاب

۱۔ ترجمہ قرآن مجید۔ آخری پانچ سیپارے (قرآن مجید کا دور ان شاء اللہ امسال مکمل ہو جائے گا)

۲۔ حدیث ۔ چالیس جواہر پارے مکمل مع دیباچہ

۳۔ کلام ۔ دعوۃ الامیر کتاب کے پہلے پچاس صفحات۔

۴۔ صرف و نحو عربی کا پہلا سبق۔

۵۔ تدریسی تقاریر: مندرجہ ذیل عناوین پر علماء سلسلہ سے تدریسی تقاریر کروائی جائیں۔ اور طلباء کو نوٹس دیئے جائیں گے۔

الہام کی ضرورت۔ تحریک احمدیت کا مقصد ۔ بہائی تحریک ۔ خاتمیت محمدیہ ۔ شہری حقوق کے متعلق اسلامی تعلیم ۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے تین دلائل ۔ وفات مسیح کی مزید دو دلیلیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائبل کی بشارات ۔ قرآن مجید کی خصوصیات ۔ اسلامی پردہ ۔ خلیفہ خدا بناتا ہے ۔ اور منافق کی علامات

اس کے علاوہ طلباء کی تقریری مشق کا ایک پیریڈ ہوگا بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ کے لئے طلباء اور طالبات کی علیحدہ علیحدہ مجلس مذاکرہ ہوا کرے گی۔ جن میں ان کے سوالات کے جواب دئیے جائیں گے۔

۳۔ امراء نوٹ فرمالیں کہ کم از کم مڈل اور اس سے زیادہ تعلیمی معیار کے طلباء کلاس میں شامل ہو سکیں گے۔

مقامی ہفتہ کے پروگرام میں خواتین شامل نہیں ہوں گی۔ اس ہفتہ کا پروگرام خواتین کے لئے ربوہ میں زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہوگا۔ باقی تین ہفتوں کا اکثر نصاب طلباء کو اور طالبات کو پردہ کی پابندی سے اکٹھے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھایا جائے گا امراء کو چاہیئے کہ اپنے حلقہ کی جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ موزوں نمائندے بھجوانے کی تحریک فرمائیں نیز نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں کہ ان کے ضلع سے کتنی تعداد میں نمائندے کلاس میں شامل ہوں گے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

قیمت بے بی ٹانک

الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں غلط قیمت شائع ہو گئی ہے براہ کرم قارئین کرام تصحیح فرمالیں اصل قیمت یہ ہے قیمت بڑی پیکنگ -/۳ روپیہ ½ پیکنگ ۱/۲۵ روپے۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔

محترم مولوی تاج دین صاحب لائلپوری سابق ناظم دارالقضاء وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم جناب مولوی تاج دین صاحب لائلپوری سابق ناظم دارالقضاء ربوہ لمبی علالت کے بعد ۲۴ جون ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ تیسرے پہر چار بجکر پانچ منٹ پر قریباً ۷۲ برس کی عمر میں دنیائے فانی سے رحلت فرما کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اگلے روز ۲۵ جون کی صبح آٹھ بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں آپ کی نماز جنازہ ہوئی جو کہ امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی زیر ہدایت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے جملہ کارکنان کے علاوہ دیگر احباب بھی کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ بعد ازاں بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی ربوہ میں آپ کے جنازہ کی تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترم جناب مولوی صاحب مرحوم نہایت مخلص، متقی، بے نفس اور احمدیت اور خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ اور تعلق رکھنے والے بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ تک آپ کو سلسلہ احمدیہ کی بے لوث اور نہایت قابل قدر خدمات سر انجام دینے کی توفیق بخشی۔ ۱۹۱۲ء میں ۱۱ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے خاندان میں سب سے پہلے قبول احمدیت اور قادیان جانے کی توفیق بخشی۔ بعد میں آپ کا قریباً سارا خاندان احمدی ہو گیا۔ قادیان میں آپ مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد پہلے گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے سکول میں اور پھر وہاں میں مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مدرس رہے بعد ازاں ۱۹۳۹ء-۴۰ء میں آپ ناظم دارالقضاء ایسے اہم عہدہ پر فائز ہوئے۔ اور لمبے عرصہ تک اس حیثیت میں نہایت اہم اور قابل قدر خدمات سر انجام دینے کی توفیق پائی ۱۹۶۳ء میں ریٹائر ہوئے مگر [illegible] بعد ازاں آپ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ کے عہدے پر بھی کام کرتے رہے۔ آپ نے دو شادیاں کیں دونوں بیویاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں پہلی بیوی سے تو کوئی اولاد نہ ہوئی۔ البتہ دوسری بیوی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار لڑکے اور چار لڑکیاں عطا فرمائیں۔ جن میں سے صرف دو لڑکیاں شادی شدہ ہیں۔ بڑے بیٹے عزیز مبشر احمد صاحب بی ایس سی بی فارمیسی کو اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصہ تک آپ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشی چنانچہ علاج معالجہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی لیکن افسوس ہے کہ آپ جانبر نہ ہو سکے۔

محترم مولوی صاحب مرحوم کئی سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آتے تھے مگر گزشتہ جنوری سے طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی۔ آخری چند ایام تو آپ نے بے ہوشی اور غنودگی کی کیفیت میں گزارے۔ بزرگان سلسلہ و احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور انہیں اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ھوالشافی

دانت مت نکلوائیے!

جناب زبیدہ احمد ریٹائرڈ ڈی آئی جی پولیس لاہور "انٹی کریز" کے ذریعہ دانتوں کے گھن سے شفایاب ہو کر لکھتے ہیں: "میں کیور ریڈ سسٹم سے بہت متاثر ہوا ہوں میں نے اسے دانتوں کے گھن میں انتہائی مددگار پایا ہے" دانتوں کے گھن کا مکمل کورس انٹی کیریز (۲۸ روزہ) -/۱۰ دس سال سے کم عمر کے بچوں کیلئے انٹی کیریز بچگانہ کورس -/۵ مسوڑوں سے خون پیپ وغیرہ آنے اور پائیوریا کیلئے اینٹی پائیوریا -/۱۰ خرچ ڈاک ۱/۵۰ اس کے علاوہ۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۲۵